احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر
فون: ۴۴۹۰
ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۷۸ ہفتہ ۲۷ - شوال ۱۴۱۴ھ' ۹- شہادت ۱۳۷۳ ہش' ۹- اپریل ۱۹۹۴ء

تقویٰ سے عظمت ملتی ہے

تقویٰ بڑی چیز ہے' خوارق کا صدور بھی تقویٰ ہی سے ہوتا ہے اور اگر خوارق نہ بھی ہوں پھر بھی تقویٰ سے عظمت ملتی ہے۔ تقویٰ ایک ایسی دولت ہے کہ اس کے حاصل ہونے سے انسان خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر نقش وجود مٹا سکتا ہے۔ کمال تقویٰ کا یہی ہے کہ اس کا اپنا وجود ہی نہ رہے اور صیقل زدم آں قدر کہ آئینہ نماند کا مصداق ہو جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ ذکر الٰہی کا بھی مطالعہ ہے

ذکر الٰہی کا مضمون عالمی طور پر تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے

جلسہ سالانہ قادیان کے افتتاح کے طور پر ماریشس سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن

حضرت صاحب نے یہ خطبہ روز ہل ماریشس سے ۲۴ فتح ۱۳۷۲ ہش (بمطابق ۲۴- دسمبر ۱۹۹۳ء) کو عالمی مواصلاتی رابطے پر ارشاد فرمایا

(خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے سورہ الزمر کی آیت نمبر ۶۷ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۳ء میں شمولیت خطبات کا یہ سلسلہ جو کچھ عرصہ سے جاری ہے' ذکر الٰہی سے متعلق ہے لیکن اس سے پہلے کہ میں اس مضمون کو شروع کروں' آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ آج کا بین الاقوامی جلسہ جو قادیان میں منعقد ہو رہا ہے' ہم اس جلسے میں آج ٹیلی ویژن کے ذریعے شامل ہو رہے ہیں اور اس بین الاقوامی جلسے میں دنیا کی اور بھی جماعتیں اور مجالس شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ یہ عجیب انتظام جماعت احمدیہ کے ذریعہ فرما دیا ہے کہ جلسہ قادیان میں ہو یا لندن میں یا ماریشس میں وہ اللہ کے فضل سے ایک بین الاقوامی صورت اختیار کر جاتا ہے لیکن خصوصیت سے قادیان میں ہونے والا جلسہ ہمارے لئے بہت ہی مبارک بھی ہے اور معزز بھی ہے۔ ایک ایسا جلسہ ہے جس کے ساتھ بہت سی پاکیزہ یادیں وابستہ ہیں پس یہ دن ایک غیر معمولی دن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کی دی ہوئی توفیق کے مطابق آج ہم جو ماریشس میں احمدی موجود ہیں اور باقی دنیا میں جہاں جہاں بھی جماعتیں موجود ہیں' اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بین الاقوامی قادیان کے جلسے میں شرکت کر رہے ہیں۔

کچھ اور بھی جلسے ہیں' کچھ اور بھی ذیلی تنظیموں کے اجتماعات ہیں جو اس دن آج ہمارے ساتھ ہیں۔ ان میں سے لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا اپنا دسواں سالانہ اجتماع اور دوسری مجلس شوریٰ منعقد کر رہی ہے۔ بعض عرب ممالک کی لجنات نے بھی اللہ کے فضل کے ساتھ اب اجتماعات شروع کر دئے ہیں۔

ضلع جہلم' واہ کینٹ' ٹیکسلا کی جماعتوں کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے۔ جماعت ہائے فجی' نائیجیریا' نیوزی لینڈ کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے۔ جلسہ نائیجیریا میں شمالی علاقے کے ایک بہت ہی معزز امیر جو اپنے ایک وسیع علاقے میں سب سے زیادہ معزز عہدے پر فائز ہیں اور امیر کہلاتے ہیں۔ (یہ خالص مسلمانوں کا علاقہ ہے) وہ مجھے انگلستان میں آ کر بھی ملے تھے اور بہت سی غلط فہمیاں ان کی دور ہوئیں چنانچہ وہ بھی اب خدا تعالیٰ کے فضل سے نائیجیریا کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ خصوصیت سے ان کو بھی میں ساری جماعت کی طرف سے (سلام) کہتا ہوں۔ ان کی شمولیت ان کے لئے اور ان کے سارے علاقے کے لئے بابرکت ثابت ہو۔

اسی طرح جماعت سپین کی تینوں ذیلی تنظیموں یعنی خدام' لجنہ اور انصار کے سالانہ اجتماعات بھی ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ اور جماعت احمدیہ جرمنی کے مختلف ریجنز کے تربیتی کورسز یعنی درس جاری ہیں۔

جرمنی کی جماعت کی دعوت الی اللہ اس ضمن میں خصوصیت سے آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ بھی اسی پیمانے پر اپنے ہاں کام شروع کریں (ماریشس والے خاص طور پر اس وقت میرے مخاطب ہیں) جماعت جرمنی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یورپ میں (دعوت الی اللہ) کے میدان میں سب پر بازی لے گئی ہے اور حیرت انگیز انقلابی کام کئے ہیں۔ چونکہ بہت تیزی سے قدم آگے بڑھ رہے ہیں' اس لئے ان کو میں نے خصوصیت سے نصیحت کی تھی کہ جن جن دوستوں کو آپ کے ذریعہ (احمدیت) قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے ان کے لئے مستقل تربیت کے انتظام ہونے چاہئیں چنانچہ ان کو باقاعدہ طریق سمجھایا کہ اس طریق پر آپ مختلف

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

تربیتی اقدامات کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو جو اطلاعات مل رہی ہیں' ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بالکل ہدایت کے مطابق پوری تندہی اور پورے اخلاص کے ساتھ جماعت جرمنی کی مختلف تنظیمیں اور جماعت جرمنی سے وابستہ سب خدام مل کر بہت عمدگی سے تربیتی کلاسز کا انعقاد کر رہے ہیں۔ اور (غیر مسلموں سے احمدی ہونے والے) بھی اور مسلمانوں سے بھی جو احمدی ہوئے ہیں وہ باقاعدہ ان میں حصہ لیتے ہیں' مختلف کام ان کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ جماعتی تنظیم سے اور چندوں کے نظام سے ان کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ نظام (امامت) کا مضمون انہیں سمجھایا جاتا ہے اور پھر انتظامات میں ان کو شامل کرنے کے لئے انتظامی تربیت بھی ان کو دی جاتی ہے۔ امید ہے کہ اگلے سال کی عظیم تعداد میں بیعتوں سے پہلے پہلے جو گزشتہ سال احمدی ہوئے ہیں وہ پوری طرح جماعت میں ضم ہو چکے ہونگے' جذب ہو چکے ہونگے۔ باقی دنیا کی جماعتوں کو بھی نصیحت حاصل کرنی چاہئے اور اسی طریق پر وہاں بھی تربیتی انتظامات ہونے چاہئیں۔

احسان کا بدلہ احسان سے دیں قادیان کے جلسہ کا جہاں تک تعلق ہے' اس میں خصوصیت کے ساتھ میں ان سب سے مخاطب ہوں جو دنیا کے کونے کونے سے آج قادیان میں حاضر ہوئے ہیں۔ قادیان کے باشندگان اس وقت بھاری اکثریت میں سکھ ہیں اور سکھوں نے جماعت احمدیہ سے ہمیشہ بہت حسن سلوک سے کام لیا ہے۔ ساری دنیا کی جماعتیں اس پہلو سے ان کی ممنون ہیں۔ مذہبی اعتقادات میں اختلافات اپنی جگہ مگر انسانی قدروں کے لحاظ سے انسانی سطح پر اعلیٰ تعلقات استوار کرنا یہ الگ بات ہے اور مذہبی اختلافات اس دوسرے معاملے میں مانع نہیں ہیں۔ اس کو روکتے نہیں بلکہ مذہب بحیثیت مجموعی انسانی قدروں پر اضافے کی خاطر آتا ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرتا ہے اور جوں جوں اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے انسانی تعلقات بھی اسی طرح پاکیزہ اور مقدس ہوتے چلے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے نام پر نفرتیں نہیں بکھیری جاتیں بلکہ محبتوں کے پھول بچھائے جاتے ہیں۔ یہ اگر مذہب کا اعلیٰ مقصد نہیں تو پھر مذہب بالکل بے معنی اور بے حقیقت چیز ہے۔ اس پہلو سے قادیان کے باشندے نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ وہ جانتے ہیں سکھوں کے بنیادی عقائد میں سے بعض ایسی باتیں ہیں جن سے ہمیں اختلاف ہے اور ان کو ہمارے عقیدوں سے اختلاف ہے لیکن اس کے باوجود انسانی سطح پر ہم مل جل کر رہ سکتے ہیں اور سب دنیا کے گوروؤں کی یہی تعلیم ہے کہ انسان کو انسان سے محبت کرنی چاہئے۔ حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے۔ پس آپ سب لوگ جو وہاں جمع ہوئے آپ سے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ قرآن کریم نے ہمیں سکھلایا ہے (-----) احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور ہے کیا؟۔ پس آپ ان سے حسن سلوک کریں یہاں تک کہ آپ کے حسن سلوک کی یاد ان کو اور زیادہ اس محبت کے رستے پر آگے بڑھائے اور تمام دنیا میں انسانی بھائی چارے کی جو مہم جماعت احمدیہ نے شروع کر رکھی ہے اس کو مزید تقویت ملے۔

یہ سال جو گزر رہا ہے اسے میں نے عالمی بھائی چارے کا سال قرار دیا تھا اور جماعتوں کو نصیحت کی تھی کہ پوری کوشش کریں کہ اس سال کے دوران مختلف مذاہب کے لوگ مختلف قوموں کے لوگ' مختلف جغرافیائی خطوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے قریب آئیں۔ پس قادیان کا جلسہ اس سال کا ایک اختتام ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ اختتام بہترین پھل اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا جو میٹھے ہونگے' باقی رہنے والے ہونگے اور انسانی اخلاق کی صحت کے لئے بہت مفید اثرات پیچھے چھوڑیں گے۔ اب ذکر الٰہی کے مضمون کی طرف لوٹتا ہوں۔

ذکر الٰہی ذکر الٰہی کا مضمون صرف کسی ایک جلسے سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ عالمی طور پر تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اور کسی ایک لمحہ کی بات نہیں بلکہ ساری زندگی کے تمام لمحوں پر یہ ذکر محیط ہے اور (-----) دنیا کے ہر مذہب نے اپنے اپنے طور پر ذکر الٰہی پر کچھ نہ کچھ زور دیا ہے اور مذہب کا آخری خلاصہ ذکر ہے۔ پس ذکر سے متعلق بہت کھول کھول کر جماعت کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ ذکر ہے کیا؟ کیسے کیا جاتا ہے؟ اور اس کے نتیجہ میں آپ کے اندر کیا پاک تبدیلیاں پیدا ہونگی اور ہونی چاہئیں۔ اس سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے طریق بیان کر رہا تھا اور بات اس طرح چھڑی تھی کہ ایک مشہور عرب شاعر امراؤالقیس ہو گذرا ہے جس نے اپنے دوستوں کو یہ کہہ کر ایک منزل پر رکنے کی ہدایت دی کہ یہ میرے محبوب کی منزل کے مٹے ہوئے نشانات ہیں۔ انہیں دیکھ کر میرا محبوب مجھے یاد آتا ہے۔ پس اے میرے ساتھیو! تم بھی ٹھہرو کچھ عرصہ مل کر ان مٹتے ہوئے نشانات پر آنسو بہالیں۔ میں نے ذکر کیا تھا کہ ایک شاعر اپنے محبوب کے ساتھ ایسا تعلق رکھتا ہے کہ اس کی منزل کے مٹے ہوئے نشانات بھی اس کو اس کا ذکر کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں تو اللہ کے ذکر سے ہم کیسے غافل ہو سکتے ہیں جس کے نشانات تمام کائنات پر محیط ہیں جو آفاق میں بھی ہے اور انفس میں بھی ہے۔ باہر بھی ہے اور اندر بھی ہے۔ انسان خواہ باہر کی دنیا کا مطالعہ کرے یا اپنے نفس میں ڈوب جائے ہر جگہ اسے خدا تعالیٰ کے مٹتے ہوئے نہیں بلکہ ہر جگہ زندہ اور ابھرتے ہوئے نشان دکھائی دیں گے۔

وہ نشانات ہیں تو زندہ اور روشن بھی لیکن انسانی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں اس لئے بعض لوگوں کو نہ وہ نشان دکھائی دیتے ہیں اور نہ ہی ان میں روشنی نظر آتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ شعور ہے جو بیدار ہوتا ہے۔ یہ بصیرت ہے جسے بینائی عطا ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں خواہ آپ کسی طرف دیکھیں وہیں خدا تعالیٰ کی عظمت کے اس کی تسبیح کے اس کی تحمید کے نشان ابھرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یعنی آپ کی ذات کو ان کو دیکھنے کا شعور مل رہا ہوتا ہے اور اس وجہ سے یوں لگتا ہے کہ گویا وہ نشان ابھر کر آپ کے سامنے آ رہے ہوں اور پھر وہ روشن تر ہوتے چلے جاتے ہیں حالانکہ وہ پہلے سے ہی روشن ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ آپ کے اندر تاریکی دور ہو رہی ہے۔ آپ اپنے اندر ایک نئی روشنی پاتے ہیں۔ اس لئے وہ روشن نشانات، آپ کو اسی نسبت سے روشن دکھائی دینے لگتے ہیں پس اس ذکر میں سب سے زیادہ اہم ذکر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ آپ سے زیادہ خدا تعالیٰ کو کسی نے بھی یاد نہیں کیا اور آپ سے زیادہ کوئی اللہ کی محبت میں گرفتار نہیں ہوا۔ وہ ایک ایسا پاکیزہ وجود تھا جو کلیتہً خدا کی محبت میں غرق ہو گیا کچھ بھی اپنا باقی نہ چھوڑا۔ آپ کی زندگی کے ہر لمحے پر خدا کی یاد محیط تھی۔ پس اگر ہمیں خود علم نہ ہو کہ ہم کیسے ذکر کریں تو وہ مذکّر ہمارے سامنے ہے۔ وہ نصیحت کرنے والا اپنی ذات میں ایک زندہ ذکر ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تم میں ذکراً رسولا" بھیجا ہے۔ ایسا رسول بھیجا ہے جو مجسم ذکر ہے پس اس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ ذکر الٰہی کا بھی مطالعہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ذکر ہے۔ یہ رسول مجسم ذکر ہے۔ پس خدا کے ذکر کا مطالعہ سب سے بہتر حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ الٰہی کے متعلق احادیث

احادیث میں سے چند جو میں نے اس موقع کے لئے منتخب کی ہیں' آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ جب ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کے آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔ یہ وہ مضمون ہے جو خدا کے قریب ہونے والا ہر بندہ ہمیشہ ہر روز اپنی ذات میں مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی گواہی ہے جو ساری کائنات میں پھیلی پڑی ہے۔ یعنی ہر انسان جو خدا تعالیٰ سے پیار کی بات کرتا ہے' اس سے تعلق بڑھاتا ہے اسے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کا یہ سلوک ہر بندے سے برابر ہوتا ہے اور انسان محسوس کرتا ہے کہ خدا کی طرف میں نے تھوڑا سا قدم آگے بڑھایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت زیادہ میری طرف توجہ فرمائی اور احسان فرماتے ہوئے میرے قریب آیا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خدا کسی اور انسان کے قریب نہیں ہوا اور جس تیزی سے خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جلوہ گر ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند تھا اور سب سے زیادہ قوت اور دل کی گہرائی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جب یہ وعدہ فرماتا ہے کہ اگر تم ایک بالشت میری طرف آؤ تو میں ایک ہاتھ تمہاری طرف آؤں گا۔ تم چل کے آؤ تو میں دوڑ کر آؤں گا جیسے خدا کو ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتے ہوئے دیکھا ہے ویسا دنیا میں کبھی کوئی اور نظارہ دکھائی نہیں دیا۔ یہی وہ مضمون ہے جو ہمیں عرش الٰہی کے معنی بھی سمجھاتا ہے اور اسی تعلق میں میں نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی تھی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-----) یعنی تو ملائکہ کو دیکھے گا جو عرش کے گرد جمگھٹے بنائے ہوئے ہیں یعنی ایک دوسرے پر گرتے ہوئے اکٹھے ہوتے چلے جاتے ہیں (یعنی جھرمٹ پہ جھرمٹ بنے ہوئے) اور اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کی حمد کے گیت گاتے ہیں اور وہ وقت ہوتا ہے جب بڑے بڑے فیصلے کئے جاتے ہیں اور وہ تمام فیصلے حق کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ (-----) تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اس سے پہلے میں نے جو ایک حدیث پڑھی تھی اس میں ذکر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ جب کسی مجلس میں میرا ذکر کیا جاتا ہے تو فرشتے تہہ در تہہ' غول در غول اس مجلس پر اترتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین سے آسمان تک اس کو ڈھانک لیتے ہیں اور وہ فرشتے اس ذکر اور اس حمد میں شریک ہو جاتے ہیں اور پھر وہ ذکر لے کر خدا کے حضور بلند ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ فیصلے فرماتا ہے کہ کن کو بخشا جائے گا اور کن سے درگزر کی جائے گی اور کن سے غیر معمولی احسان کا سلوک کیا جائے گا۔

عرش الٰہی کے معنی

پس اس آیت کریمہ میں جو ذکر ہے وہ وہی ذکر نظر آتا ہے جو اس حدیث میں ہے اور اس سے ہمیں عرش کا مضمون بھی سمجھ آ جاتا ہے۔ عرش دراصل اس دل کا نام ہے جس میں خدا کی یاد ہو۔ کیونکہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اسے مکمل فرمالیا تو اس کے بعد عرش پر قرار پکڑا۔ (----) تو دنیا کو بنا کر دنیا سے ہٹ کر کہیں دور تو نہیں چلا گیا۔ اگر عرش کسی دور کے بعید از تصور' کا نام ہے تو خدا نے پھر یہ کیا کیا کہ چھ دن میں تو دنیا بنائی' اسے مکمل کیا اور انسان میں روح پھونکی اور اسے اس قابل بنادیا کہ وہ خدا کی یاد کر سکے اور پھر عرش پر واپس چلا گیا اور وہاں جا کر بیٹھ رہا۔ یہ (----) تصور (-----) قرآن شریف کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ عرش پر قرار پکڑنے سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالیٰ نے وہ دل بنائے جو ذکر الٰہی سے معمور ہونے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ دل بنائے جن میں اللہ کا نام لیا جاتا تھا اور جیسا کہ اس حدیث میں وعدہ کیا گیا ہے کہ جہاں تم خدا کا ذکر کرو گے وہاں ضرور خدا توجہ فرمائے گا۔

اللہ اپنی تمام تر توجہات کے ساتھ ان دلوں میں اترنے لگا جو اس کا عرش بن گئے یہی وہ معنی ہیں جن میں حضرت (بانی سلسلہ) نے معراج کا ایک عظیم فلسفہ بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ لوگ عرش کو کائنات سے پرے ڈھونڈتے ہیں لیکن حقیقت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہی تھا جو عرش الٰہی تھا۔ اس پر خدا تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب تر نظارے آپ نے دیکھے ہیں۔ کیونکہ وہ صفات باری تعالیٰ کی آماجگاہ تھا۔ تمام اسماء جو اللہ کی صفات سے تعلق رکھتے ہیں وہ تمام تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جلوہ گر تھے اور وہی وہ مقام تھا جہاں خدا تعالیٰ کو اترنا چاہئے تھا۔ پس یہ آیت کریمہ جو بیان فرما رہی ہے کہ فرشتے حول العرش اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اول طور پر اس عرش سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مطہر ہے اور پھر تمام ذکر کرنے والوں کے دل ہیں جہاں خدا کی یاد کے ساتھ ساتھ خدا کچھ نہ کچھ اترتا رہتا ہے اور فرشتے وہیں جائیں گے جہاں خدا جائے گا یعنی مقام کے لحاظ سے تو حرکت نہیں ہوتی لیکن معنوی لحاظ سے جہاں خدا کو پائیں گے (کیونکہ عرش کے گرد فرشتے گھومتے ہیں جیسا کہ اس آیت میں لکھا گیا ہے) وہیں فرشتے ہونگے۔ پس وہ حدیث جو یہ بتاتی ہے کہ ذکر الٰہی کرنے والوں پر فرشتے تہہ بہ تہہ' طبق بہ طبق زمین سے آسمان تک اترتے ہیں اور زمین کو آسمان تک مکمل بھر دیتے ہیں تو اس سے مراد یہی ہے کہ وہ عرش الٰہی پر اتر رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجسم ذکر الٰہی تھے

اور اس وقت وہاں ذکر الٰہی کرنے والے خدا کا عرش بن جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ مجسم ذکر الٰہی تھے اس لئے خدا ہمیشہ وہیں جلوہ گر رہا اور ایسا اترا کہ پھر گویا وہاں سے دوبارہ اٹھنے کا نام نہیں لیا شائد ہی کوئی انسان ایسا ہو جو ہمیشہ ہمیش کے لئے ہر لحہ لحہ مجسم ذکر بن چکا ہو۔ اگر کوئی بنا ہو تو پھر اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ لقب ملنا چاہئے کہ وہ ذکر الٰہی بن گیا لیکن جہاں تک میں نے مذاہب کا مطالعہ کیا ہے مجھے کسی مذہب میں اس مضمون کی کوئی آیت نظر نہیں آئی کہ خدا تعالیٰ نے کسی اور نبی اور کسی اور پیارے کو مجسم ذکر کہا ہو۔ سو اس پہلو سے اگرچہ تمام انبیاء ذکر الٰہی ہوتے ہیں لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی وجود ذکر الٰہی کہلانے کا مستحق نہ بنا۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم مکہ کے راستہ پر چلتے ہوئے ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے جسے "جمدان" کہا جاتا ہے۔ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (-----) کہ اس جمدان کی سیر کرو "مفردون" سبقت لے گئے۔ یعنی صرف یہی نہیں فرمایا کہ اس پہاڑ پر پھیل جاؤ اور سیریں کرو۔ بلکہ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ مفردون کون ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے"۔ اس ضمن میں میں نے جو تحقیق کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی میں مفرِد کا لفظ بھی پایا جاتا ہے اور مفرد کا بھی۔ مفرد کا مطلب ہے کہ خود الگ ہو جانے والا۔ چنانچہ ایسا سوار جو گھڑ سواری کرتے ہوئے اکیلا کہیں نکل جائے اسے مفرد کہتے ہیں لیکن مفرد مجہول مضمون ہے یعنی جسے اکیلا کر دیا گیا ہو۔ تو میں نے غور کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ہر لفظ میں گہری حکمت ہوتی تھی۔ کیا وجہ ہے کہ آپ نے خود بخود الگ

ہونے والوں کو مفرد نہیں فرمایا بلکہ مفرِّد فرمایا ہے اور ساتھ یہ فرمایا کہ مفرد آج بازی لے گئے ہیں۔ مفرِّد کا مطلب ہے کہ جو ایک طرف لے جایا گیا ہو۔ جو اکیلا کر دیا گیا ہو۔ تو مراد یہ ہے کہ عشق الٰہی میں اللہ کے ذکر سے مجبور ہو کر کچھ لوگ الگ الگ ان پہاڑوں پر نکل کھڑے ہوتے ہیں اور وہ جو مجبور کر کے ایک طرف لے جائے گئے ہیں اور جنہوں نے باقیوں سے تعلق توڑا ہے کیونکہ وہ شرماتے تھے کہ ان کے سامنے اللہ کی محبت کے آثار ان کے چہروں سے ظاہر ہوں اور ان کی آنکھوں سے برسنے لگیں پس وہ مفرد ہوئے یعنی علیحدہ کر دئے گئے اور عشق نے ان کو علیحدہ کر دیا تو عشق کی مجبوری سے الگ ہونے والوں کے متعلق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بازی لے گئے اور ساتھ سب کو ہدایت فرمائی ہے کہ تم بھی سیریں کرو۔ مراد یہ ہے کہ تم بھی سیریں کر کے کچھ ویسی کیفیات اپنے دل میں پیدا کرو۔ جیسی میرے بعض صحابہؓ کے دل میں پیدا ہوئی ہیں اور خدا نے مجھے خبر دی ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے تو کوئی بات بھی نہیں فرمایا کرتے تھے لازماً اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کے ذریعہ بتایا ہو گا کہ آج تیرے یہ عشاق ہیں جن کو میری محبت مجبور کر کے الگ الگ پہاڑ پر لے گئی ہے۔ باقیوں کو بھی کہا کہ یہ بھی ایسی کوشش کریں۔ چنانچہ صحابہؓ کے پوچھنے پر آپ نے تشریح فرمائی کہ مفرد کون ہوتے ہیں۔

جہاں تک آپ کے ذکر کے اوقات کا تعلق ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا۔(----) کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کو ہر لحہ یاد کیا کرتے تھے۔ میں کس لحہ کی بات کروں۔ کوئی لحہ بھی ایسا نہیں تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے ذکر سے غافل رہے ہوں۔ بخاری و ترمذی میں مروی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ خدا تعالیٰ کے جلال اور کبریائی کا ذکر جاری تھا۔ آپؐ خود بھی اس سے بے حد متاثر تھے۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپؐ ذکر سے وجد میں آ کر دائیں اور بائیں جھوم رہے تھے اور آپؐ کے پاؤں کے نیچے سے منبر اس زور سے ہل رہا تھا اور کانپ رہا تھا کہ مجھے ڈر لگا کہ کہیں منبر خود بھی ٹوٹ کے نہ گر جائے اور آپؐ کو بھی نہ لے گرے۔ تو ایک عاشق کی اپنے محبوب کو یاد کرنے سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر بھی ایک وجد کی صورت میں طاری ہو جایا کرتی تھی اور بعض دفعہ اس کا اثر جسم پر بھی ظاہر ہوا کرتا تھا اور خدا کے ذکر سے ایسے جھومتے تھے کہ راوی کہتا ہے کہ منبر بھی ساتھ کانپ رہا تھا اور اس شدت سے کانپ رہا تھا کہ مجھے ڈر تھا کہ وہ خود بھی ٹوٹ جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کہیں اس سے گر کر چوٹ نہ آ جائے۔

حضرت ابو ھریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

(-----) اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اے میرے بندے میری عبادت کے وقت میرے لئے فارغ ہو جایا کر یعنی اپنے دل میں اور خیال نہ آنے دیا کر اور میرے لئے اپنے سارے وجود کو خالص کر لیا کر کہ اس میں کوئی باقی نہ رہے۔ اگر تو ایسا کرے گا تو میں تیری چھاتی کو غناء سے بھر دوں گا۔ کوئی حاجت تیرے دل میں باقی نہیں رہے گی۔ یہ جو محاورہ ہے کہ چھاتی کو غناء سے بھر دینا۔ یہ بہت ہی پیارا اور بہت ہی گہرا محاورہ ہے اس میں ڈوب کر اس کے معنی کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ نہیں فرمایا کہ میں اسے بے شمار دولت عطا کروں گا۔ یہ نہیں فرمایا کہ اس کے دل کو مستغنی کر دوں گا بلکہ یہ فرمایا کہ اس کی چھاتی غناء سے بھر دوں گا۔ غناء سے چھاتی بھرنا اس وقت ہوا کرتا ہے جب انسان سر سے پاؤں تک راضی ہو جائے۔ اور کسی چیز کی حاجت نہ رہے اور جو وہ چاہتا ہے وہ اسے مل جائے دوسرا غناء کا یہ مطلب ہے کہ وہ دنیا سے مستغنی ہو جائے۔ خدا کا اتنا پیار اسے عطا ہو اور خدا کے ذکر سے اتنا مزہ آئے کہ غیر اللہ کی حاجت ہی نہ رہے۔ پرواہ ہی نہ رہے کہ کسی اور کے پاس ہے بھی کہ نہیں۔ اس کو وہ کچھ مل جائے جس کی اسے چاہت ہے یعنی خدا اسے مل جائے اور پھر دنیا سے بے نیاز ہو جائے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے دل نہیں فرمایا بلکہ "صدر" فرمایا ہے کہ اس کی چھاتی بھر دوں گا۔ اس حدیث کا اطلاق مختلف لوگوں کے اوپر مختلف رنگ میں ہو گا بعض لوگ ضرورت مند ہوتے ہیں اور بعض دفعہ ضرورت اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ توجہ اللہ کے پیار کے ذکر سے ہٹ کر اپنی مشکل، مصیبت اور ضرورت کی طرف اتنی زیادہ منتقل ہو جاتی ہے کہ خدا کا ذکر اپنی ضرورت کو پیدا کرنے کا محض ایک ذریعہ رہ جاتا ہے۔ بار بار ان کا فقر اور مصیبت ذہن پر قبضہ کر لیتے ہیں اور اللہ کی یاد سے ہٹا کر اس طرف لے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی دعا مانگی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرماتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نصیحت فرما رہا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ ان ضرورتوں سے ہی مستغنی ہو جاؤ۔ کوئی خیال، کوئی مصیبت ایسی باقی نہ رہے جو خدا کے ذکر سے غافل کرنے والی ہو تو عبادت ایسے کیا کرو کہ اپنی چھاتی میرے سوا ہر دوسری چیز سے خالی کر لیا کرو۔ جب تم اس طرح عبادت کرو گے تو میں تمہیں ہر مصیبت سے خالی کروں گا۔ ہر لالچ سے تمہارے دل کو پاک کروں گا یا دوسرے لفظوں میں تمہیں اتنا کچھ دوں گا جس کی تمنا تمہیں ہے یا اتنا دوں گا کہ تمہاری تمنا کہے گی کہ میں سیراب ہو گئی ہوں۔ زیادہ سے زیادہ جو تمنا پھیل سکتی ہے وہ چھاتی کو ہی بھرا کرتی ہے تو فرمایا کہ تمہاری چھاتی ہی غناء اور استغناء سے بھر دوں گا۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ تجھے مستغنی کر دوں گا اس لئے کہ تو غریب ہونے کے باوجود خدا کی محبت سے راضی ہو گا۔ یہ وضاحت بھی ساتھ ہی فرما دی ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ یہ بھی تو ہو جاتا ہے کہ ایک انسان ذکر الٰہی میں ایسا ڈوب جاتا ہے کہ دنیا کی کوئی پرواہ اس کو نہیں رہتی۔ لیکن یہاں صرف یہی مضمون نہیں ہے۔ یہاں فرمایا ہے کہ میں غربت کو تجھ تک پہنچنے سے روک دوں گا اور غربت تجھے ہاتھ نہیں لگا سکے گی۔ تو وہ جو خدا کی خاطر اپنی دنیا کے جھمیلوں سے پاک ہو جاتے ہیں اور ان سے کٹ کر خدا کا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ساری ضرورتیں خود پوری فرما دیتا ہے اور ان کا ضامن بن جاتا ہے پس ہر پہلو سے یہ حدیث انسان کے لئے ایک عظیم الشان پیغام ہے کہ ذکر الٰہی کے نتیجہ میں تمہاری اعلیٰ تمنائیں بھی پوری ہونگی یعنی خدا اپنے وجود سے تمہارے سینوں کو بھر دے گا اور تمہاری ادنیٰ تمنائیں بھی پوری ہونگی اور غربت تمہارے قریب بھی نہیں پھٹکے گی۔ غربت کو اذن نہیں ہو گا کہ تمہارے گھر کے دروازے کھٹکھٹا سکے تمہیں آخرت بھی عطا ہو گی اور دنیا بھی عطا کی جائے گی۔

غربت تو صرف اللہ کے حکم سے دور ہوا کرتی ہے اور فرمایا کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میں تمہارے ہاتھ کاموں سے فارغ ہی نہیں کروں گا۔ دن رات مصیبت میں مبتلا رہو گے۔ کام کرو گے محنتیں کرو گے۔ دنیا کی کمائیوں کے پیچھے پڑو گے لیکن ہاتھ کچھ نہیں آئے گا کیونکہ غربت تو میرے حکم سے دور ہوا کرتی ہے۔ میں تم سے غربت کو دور نہیں کروں گا اور اس کا ضامن نہیں بنوں گا۔ پھر دن رات کماؤ، محنت کرو۔ تمہاری حرص بھی بڑھتی چلی جائے گی جو کچھ لینا چاہتے ہو وہ ہمیشہ تمہاری پہنچ سے آگے آگے دوڑے گا۔ پس وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم تو کاموں کے نتیجہ میں امیر ہو گئے۔ ہم تو غربت سے باہر آ گئے پھر اس حدیث کا کیا مطلب؟۔ ان کو انسانی نفسیات کا علم نہیں ہے جن کو اللہ تعالیٰ غناء عطا نہ کرے ان کو اگر کروڑوں بھی مل جائے تو ان کی تمنا اربوں تک جا پہنچتی ہے۔ اور اربوں بھی مل جائیں تو تمنا سنکھوں تک جا پہنچتی ہے۔ ایک وادی عطا ہو تو دوسری وادی کی حرص میں مرتے اور جیتے ہیں= دو وادیاں مل جائیں تو چاہیں گے کہ سارا علاقہ نصیب ہو جائے یا ساری دنیا مل جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان کو پوری دنیا بھی مل

جائے تو وہ کہیں گے کہ ایک اور دنیا ملے لیکن ان کا پیٹ جہنم کی آگ کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ سو اس لئے یہ خیال نہ کریں کہ جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم محنت کر رہے ہیں۔ پیسہ بھی تو مل رہا ہے۔ ہر پیسہ طمانیت نہیں بخشتا۔ ہر پیسہ سے سکون نہیں ملا کرتا۔ وہ پیسہ جو ذکر کرنے والوں کو ملتا ہے اس میں طمانیت قلب شامل ہوتی ہے۔ وہ اللہ کی طرف سے ایک عطا اور ایک فضل کے طور پر عطا ہوتا ہے اور خدا کے فرشتے غربت کو دور رہنے کا حکم دیتے ہیں اور اس طرح انسان روحانی غربت سے بھی بچتا ہے اور جسمانی غربت سے بھی بچ کر زندگی بسر کرتا ہے۔ بڑے بڑے امیروں کے متعلق ہم نے سنا ہے اور بعض کو دیکھا بھی ہے کہ بہت دولتوں کے باوجود دلوں میں آگ بھڑکی رہی اور کبھی طمانیت نصیب نہیں ہوئی ہمیشہ مشغول رہے ہیں اور ان کا شغل بڑھتا گیا ہے کیونکہ جو کچھ وہ مزید کمانا چاہتے ہیں وہ ان کو نصیب نہیں ہوا۔ ساری زندگیاں اس آگ میں جھونک دیتے ہیں مگر اس کے باوجود طبیعت سیر نہیں ہوتی تو جسے اللہ فقر کا غلام بنا دے اسے کوئی اور طاقت اس غلامی سے نجات نہیں بخش سکتی۔

حضرت ابن عباس کی روایت ہے (-----) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ کون سا شخص ایسا ہے جس کے پاس بیٹھنا ہمارے لئے زیادہ بہتر اور مفید ہے۔ آپ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس جس کے دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آ جائے۔ جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔ اب جہاں تک ایسے شخص کا تعلق ہے ایسے شخص کو ڈھونڈنا اور ہر ملک اور ہر قوم میں اس کی تلاش کرنا بظاہر ایک ناممکن کام ہے۔ اس لئے جسمانی رویئت اگر نصیب نہ ہو تو اس کا حل یہ ہے کہ روحانی رویئت کی کوشش کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں جہاں تک ممکن ہو وقت گزاریں۔ یہ ممکن ہے کہ آخرین میں ہو کر بھی آپ کو اولین کی صحبت نصیب ہو جائے۔ (-----) پس ایسا شخص اپنے ماحول میں 'اپنے ملک میں 'اپنی قوم میں 'نصیب نہ ہو تو سب سے اچھا علاج یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں زیادہ وقت گزاریں۔ آپ کی ذات کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل کریں اور گفتگو بھی کیا کریں۔ اس طرح وہ تینوں شرائط بھی پوری ہو جائیں گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی صحبت کی شرائط بیان فرمائی ہیں کہ ایسا شخص جس کو دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا جسے دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہو اور اس کی گفتگو تمہارا علم بڑھائے۔ احادیث کا مطالعہ کریں علوم کا خزانہ ہیں۔ غور سے ٹھہر ٹھہر کر ان کا کھوج لگائیں تو ہر خزانے کی تہہ میں مزید خزانے نظر آئیں گے۔ پھر فرمایا (-----) اور اس کا علم تمہیں ہمیشہ آخرت کی یاد دلائے۔ پس اس کے جواب میں' میں نے یہی مضمون پایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو یہی فرما رہے تھے کہ میرے پاس رہا کرو۔ جتنا ممکن ہو میرے ساتھ وقت گزارو۔ مجھے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے گا۔ میری باتوں سے خدا کی طرف توجہ منتقل ہو گی اور میرا عمل دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال زیادہ شدت سے آئے گا۔ پس میرے ذریعہ سے تم یہ تینوں فیض پا سکتے ہو۔

اصحاب صفہ

اصحاب صفہ وہ اصحاب تھے جنہوں نے اس مضمون کو خوب سمجھا۔ دنیا تج دی اور ہمیشہ کے لئے مسجد کے تھڑوں پہ آ کر بیٹھ رہے۔ نہ رزق کمایا اور نہ رزق کا خیال ان کے دل میں آیا۔ یہ وہی لوگ تھے جن کے سینے خدا کی طرف سے غناء سے بھر دیئے گئے اور ان کی ضرورتیں اللہ تعالیٰ پوری فرمانے لگا۔ غربت کے دور بھی انہوں نے دیکھے اور سختیاں بھی اٹھائیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ مسجد سے چمٹے رہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقتاً فوقتاً ظاہر ہوا کرتے تھے اور بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی بھی اتنی دولتیں دیں کہ جن کا شمار ممکن نہیں ہے۔ پس خدا کے دونوں وعدے ان کے حق میں پورے ہوئے۔ اصحاب صفہ میں سے ایک حضرت ربیعہؓ بھی تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ (-----) کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے رات کو ان کے گھر سویا کرتا تھا۔ رات کو اٹھ کر آپؐ کے وضو کا پانی لاتا اور دوسرے کام کاج کرتا۔ ایک دن آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو۔ یہ ایک خاص موج آیا کرتی ہے۔ وہ لوگ جو بڑے بڑے مراتب پہ فائز ہوتے ہیں بعض دنیاوی بادشاہ ہوں یا امیر کبیر لوگ ہوں بعض دفعہ موج میں آ کر اپنے خدام سے کہتے ہیں کہ آج وقت ہے مانگ لو جو مانگنا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان دنیا میں پیدا نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے۔ عجیب موج تھی جو آپؐ کے دل میں اٹھی اور عجیب شان تھی اس غلام کی مسجد کے تھڑوں پر بسنے والے ایک خالی ہاتھ انسان کی۔ اس کو مخاطب کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے محبت کرنے والے بتا کیا مانگتا ہے' آج مجھ سے مانگ لے۔ اس نے عرض کی کہ میں صرف یہ مانگتا ہوں کہ جنت میں بھی مجھے آپؐ کا ساتھ میسر ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے علاوہ بھی کچھ اور چاہئے۔ اس نے کہا کہ بس یہی کافی ہے 'اس کے علاوہ مجھے کچھ نہیں چاہئے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دعا کروں گا۔ لیکن کثرت سجود و صلوٰۃ سے تم بھی اس بارے میں میری مدد کرو۔ عجیب شان کے نبی تھے جس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ پہلے فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔ پھر جب اس نے مانگا کہ میں آپؐ کے ساتھ ہوں تو پھر یہ نہیں فرمایا کہ ہاں تجھے مل گیا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ تم بھی کثرت سجود و صلوٰۃ کے ذریعہ میری مدد کرو۔ آپؐ کا پیغام شاید آپ نہیں سمجھے۔ مراد یہ ہے کہ تم نے بہت زیادہ مانگ لیا ہے۔ جنت میں محمد رسول اللہ کے ساتھ ہونا بہت ہی بڑی چیز ہے اور میں نے کہا تھا کہ میں تمہیں دوں گا لیکن مجھ میں جتنی طاقت ہے دینے کی وہی دے سکتا ہوں۔ اللہ نے ہی دینا ہے تو تم میری مدد کرو۔ میں تمہارے لئے دعا کروں گا۔ تم بھی اپنے لئے دعا کرو کہ اے خدا مجھے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ اٹھا۔ اس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر نفسی بھی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مضمون بھی کھلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے کی تمنا بہت بڑی تمنا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ساتھ ہوں تب بھی اپنی دعاؤں اور کوشش کی ضرورت رہتی ہے۔ حضرت معاذؓ کی روایت ہے۔ (-----) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذؓ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھی آپؐ سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر نماز میں یہ دعائیہ کلمات کہنا کبھی نہ چھوڑنا:-

کہ اے میرے اللہ میں تیری مدد چاہتا ہوں کہ تو مجھے اپنا ذکر عطا فرما۔ کامیابی اور عمدگی سے ذکر کرنے میں میری مدد فرما دے اور اپنے شکر کی توفیق بخش اور بہترین رنگ میں اپنی عبادت کی توفیق بخش۔ یہ محبت کا بہترین تحفہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو عطا فرمایا۔ ایک عاشق اور معشوق کے درمیان کھل کر پیار کا اظہار ہوتا ہے۔ وہی وقت ہوتا ہے جب انسان اپنی طرف سے نذرانے پیش کرتا ہے۔ اپنی محبت کے اظہار کے ثبوت کے طور پر کچھ ہدیہ گزرانتا ہے کہ یہ قبول فرمائیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہاتھ پکڑ کر معاذؓ کو فرمایا کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور یہ دعا تحفہ دی کہ اس سے بڑا تحفہ اور کوئی نہیں دیا جا سکتا کہ کسی کو یہ دعا سکھائی جائے کہ اے خدا مجھے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرما۔ میری مدد کر کہ تیرا ذکر کروں اور ذکر بھی ایسا ہو کہ شکر واجب ہو جائے اور شکر کا حق ادا نہ ہو رہا ہو۔ اگر ذکر کا حق انسان اپنی توفیق کے مطابق ادا کرے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اتنا پیار کا جلوہ دکھاتا

ہے کہ فوراً انسان شکر کے مضمون میں داخل ہو جاتا ہے۔ آگے اس مضمون کی حدیثیں آئیں گی جن سے پتہ چلتا ہے کہ انسان بہت تھوڑا کرتا ہے اور اللہ اس سے بہت زیادہ کرتا ہے پس اگر ذکر کی سچی توفیق ملے تو اللہ یہ وعدہ ضرور پورا فرماتا ہے کہ تم میرا ذکر کرو گے تو میں تمہارا ذکر کروں گا اور بہتر ذکر کروں گا اور جب خدا ذکر کرے گا تو ذکر سے ہٹ کر مضمون شکر میں داخل ہو جاتا ہے کہ میں شکر کا حق کیسے ادا کروں گا۔ تو فرمایا کہ یہ بھی دعا کیا کرو کہ ایسی عبادت کی توفیق بخش کہ جو بہت ہی خوبصورت ہو۔ ایسی حسین کہ تیرے پیار کی نظریں اس پر پڑنے لگیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت انس ؓ بن مالک کی روایت ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا:۔ (------) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کچھ لوگ یا کوئی قوم خدا کے ذکر کے لئے اکٹھی ہوئی ہو (جیسے آج آپ اور ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کے احباب مرد اور عورتیں اور بچے خالصتاً ذکر الٰہی کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں) وہ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والے ہوں اور کوئی مرادیں مانگنے کے لئے نہ آئے ہوں۔ صرف اللہ کی رضا کے لئے اور اللہ کے حسن کا چہرہ دیکھنے کے لئے اس کے پیار کی توجہ کھینچنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہوں مگر ضرور ہمیشہ آسمان سے ایک منادی کرنے والا یہ منادی کرتا ہے کہ اے لوگو اٹھو تم بخش دئے گئے ہو۔ تمہاری تمام برائیوں کو حسنات اور خوبیوں میں بدل دیا گیا ہے۔

پس کیسے پیارے پیارے ذکر کے انداز آنحضرت ؐ نے ہمیں سمجھائے اور کیسے پیارے پیارے نتائج سے ہمیں آگاہ فرمایا۔
ہر لحظہ، ہر موقع پر، ہر حالت میں آنحضرت ؐ ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ محو رہتے تھے 'ڈوبے ہوئے رہتے تھے۔

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول پاک کو اپنے پاس نہ پا کر آپ کو تلاش کرنا شروع کیا کہ مجھے چھوڑ کر کہاں گئے ہیں۔ ایک جگہ آپ کو سجدہ کی حالت میں پایا۔ آپ کے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ تھیں۔ (یعنی اس میں نماز کا طریق بھی سکھایا جا رہا ہے کہ جب سجدہ کریں تو پاؤں کی انگلیوں کو پیچھے کی طرف نہ سمیٹا کریں سامنے کی طرف رکھا کریں وہ بھی قبلہ رخ رہیں) تو کہتی ہیں کہ میں نے اس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے خدا میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں۔ مجھے اپنی ناراضگی سے اپنی پناہ میں لے لے۔ یہ اس دعا سے اگلی دعا کا مقام ہے جس میں انسان شیطان سے پناہ مانگتا ہے۔ یہاں اللہ ہی کی ذات ہے کوئی اور ذات باقی نہیں رہی۔ کوئی دنیا کا جھگڑا نہیں ہے۔ صرف اللہ سے اس کی ناراضگی اور خفگی کی پناہ مانگی جارہی ہے جو انسان کی کسی کوتاہی کے نتیجہ میں ہو سکتی ہے ضروری نہیں کہ گناہ کی لغزش ہو۔ اے خدا میں تجھ سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھ سے ناراض ہو۔ تیری سزا سے تیری عافیت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھ سے ناراض ہو۔ تیری سزا سے تیری پناہ کی گود میں آجاتا ہوں گویا کہ ایک ہاتھ مارنے والا ہو تو دوسرے کی پناہ میں آجاتا ہے اور یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی ذات پر نہایت اعلیٰ حسن کے ساتھ اطلاق پاتا ہے کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس کی رحمت اس کی ہر دوسری صفت پر حاوی ہے تو اس کا بچانے والا ہاتھ اس کے سزا دینے والا ہاتھ سے زیادہ طاقتور ہے۔ اس کی رضا کا چہرہ اس کی ناراضگی کے چہرے سے زیادہ روشن اور غالب ہے۔ تو یہ بتانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی گہری حکمت کے ساتھ دعا مانگی ہے۔ آنحضور ؐ کے کلام میں ڈوب کر دیکھیں تو حکمتوں کے عظیم خزانے ہیں ایک حدیث سے یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ خدا کا سب سے سچا انسان ہے ورنہ ایک بات بنانے والے کا تصور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے قدموں تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ پھر عرض کرتے ہیں اے خدا میں ایک پناہ تجھ سے چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جیسی ثناء اپنی تو جانتا اور کرتا ہے یہ نہ ہو کہ میں ویسی نہ کر سکوں اور تیری نظر سے گر جاؤں۔ پس مجھے اپنی ثناء کے وہ گر سکھا کہ جن کے نتیجہ میں تجھے یوں معلوم ہو کہ گویا تو اپنی صفت کر رہا ہے ایسے اعلیٰ راز ہمیں اپنی حمد کے سکھا کہ جس کے نتیجہ میں تیرا دل اس حمد سے اس طرح راضی ہو کہ تو جانتا ہو کہ اس طرح حمد کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حمد

حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) اس ذکر میں فرماتے ہیں کہ

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

کہ جو حمد خدا کی گاتے ہیں وہ عام انسانوں کے تصور سے بالا تر ہے۔ وہ تو ایسی حمد ہے کہ انسان ہی اس کے پیچھے نہیں لگتا بلکہ فرشتے بھی اس سے سیکھتے ہیں۔ پس وہ یہی حمد ہے جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا میں خود بھی فرمایا اور اس کی طاقت خدا سے مانگی اور ہمیں بھی یہ سکھایا کہ ہم بھی مانگیں کہ ایسی حمد سکھا کہ جو تو اپنی کر سکتا ہے اور اس سے بہتر اور کوئی حمد نہیں اور اگر ہم ایسا کریں تو فرشتے بھی ویسا ہی کریں گے اور یہی وہ مضمون ہے جس میں آدم فرشتوں سے بازی لے گیا۔ کیونکہ آدم کو بھی خدا تعالیٰ نے ہی سکھایا تھا کہ وہ اسماء کیا ہیں؟ اور جب خدا نے سکھائے تو اس وقت تک فرشتے ان سے بے خبر رہے اور آدم نے سکھائے تو فرشتوں نے سیکھے۔ آدم کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا بھی استاد بنا دیا مگر خود سمجھا کر' خود عطا کر کے۔ تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) جو یہ فرماتے ہیں تو اس میں کچھ مبالغہ نہیں ہے۔ وہ خدا کے بندے جو خدا سے حمد سیکھتے ہیں پھر ساری مخلوق ان کی محتاج بن جاتی ہے۔ یہاں تک کہ فرشتے بھی مقبول حمد کے گر ان سے سیکھا کرتے ہیں۔

(حضرت صاحب نے وقفہ فرمایا کہ وقت آج کے خطبہ کے لئے ڈیڑھ گھنٹہ کا تھا لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ اتنا وقت نہیں دیا گیا دس منٹ اور رہیں اور اس دس منٹ کے تعلق میں یہ اطلاع بھی میں آپ کی خدمت میں پیش کر دوں کہ قادیان کے اس جلسہ میں دس ہزار سامعین شامل ہیں جو اس وقت وہاں ہو رہا ہے۔ (----) مجھے بتایا گیا ہے کہ قادیان والے ہمیں بہت آسانی سے عمدگی کے ساتھ بغیر کسی قسم کی مداخلت (Interruption) کے صاف دیکھ رہے ہیں اور چونکہ میں بھی وہاں سے ہو آیا ہوں۔ میں بھی جانتا ہوں کہ کس قسم کے لوگ کون کون کہاں کہاں سے آئے ہوتے ہیں۔ میں بھی تصور کی آنکھ سے ان کو دیکھتا ہوں اور ان سب کو اپنی طرف سے بھی اور آپ کی طرف سے بھی محبت بھرا اسلام پہنچاتا ہوں۔ اس کے بعد خطبہ کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا)

حضرت عائشہ ؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک اور رات کا ذکر ہے۔ (پہلے بھی بے چاری اٹھ کر ڈھونڈنے کے لئے گئی تھیں) عورتوں کو تو وہم ہی ہوتے ہیں کہ ہمارا خاوند ہم سے ہٹ کر کسی اور کے پاس تو نہیں چلا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بھی ازواج تھیں۔ حضرت عائشہ ؓ سے بہت محبت فرماتے تھے مگر عورت کا دل عورت ہی کا دل ہے تو راتوں کو اٹھ کر دیکھا کرتی تھیں کہ ہیں بھی یہاں کہ نہیں۔ ایک دفعہ پہلے کہا کہ میں نے دیکھا تو آپ ؐ نہیں تھے۔ میں گھبرا کے نکلی تو دیکھا کہ آپ ؐ سجدہ ریز تھے۔ اب کہتی ہیں کہ ایک دفعہ پھر میں اٹھی اور آپ ؐ نہیں تھے اور مجھے یہ خیال آیا کہ آپ ؐ کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہونگے۔ اسی تلاش میں باہر نکلی تو دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ریز تھے۔ رکوع کر رہے تھے اور پھر سجدہ کے عالم میں چلے گئے اور یہ دعا کر رہے تھے کہ اے میرے اللہ تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے اور تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے اور تیرا اور کوئی شریک نہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ والا مضمون عرض کر رہے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ ؐ پر قربان ہوں میں تو آپ ؐ کے بارے میں کچھ اور سوچ رہی تھی آپ ؐ تو کسی اور عالم میں نکلے۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ یہ اللہ کے عشق اور اور اللہ کی محبت میں مبتلا ہو کر

بیویوں کے دامن چھوڑ کر باہر نکل جاتے ہیں۔ پس یہ ہے ذکر کا انداز جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا انداز تھا۔ (-----) حضرت مطرف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کی گریہ وزاری کی وجہ سے آپ ؐ کے سینہ سے ایسی آوازیں نکلتی تھیں کہ جیسے چکی چل رہی ہو۔ ایسے گڑ گڑا گڑ گڑا کر آپ ؐ اللہ کا ذکر فرما رہے تھے اور اس کی محبت میں اس کی ثناء اور حمد کے گیت گا رہے تھے کہ آواز سے ایسے لگتا تھا کہ آپ ؐ کے سینہ میں چکی چل رہی ہو۔

ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے اور پانی پیتے تو کہتے کہ سب تعریف خدا کے لئے ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔ اب دیکھیں کہاں امراؤالقیس کی وہ منزل جہاں مٹے ہوئے نشانات اسے اپنی محبوبہ کی یاد دلاتے ہیں اور کہاں انسانی زندگی کے ہر لمحہ کی ہر منزل جہاں ہر تجربہ خدا کی طرف لے جاتا ہے لیکن یہ مٹتے ہوئے نشان نہیں بلکہ روشن تر ہوتے ہوئے نشانات ہیں جو خدا کی یاد کو انسانی دل میں زندہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہ عالم تھا کہ کھانا کھاتے تھے تو دعا کرتے تھے 'پانی پیتے تھے تو دعا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ سب تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ میں شامل ہوتے تو یہ دعا کرتے کہ اے اللہ تو ہی میرا بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیری مدد سے ہی میں لڑتا ہوں یعنی جنگ کی حالت میں بھی آپ ؐ اللہ کو یاد کرتے اور یاد رکھتے تھے۔ حضرت ابی عمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دستر خوان اٹھایا جاتا تھا تو آپ ؐ یہ ذکر کرتے تھے کہ سب تعریفیں اللہ کے ہی لئے ہیں 'بہت زیادہ تعریفیں 'بہت زیادہ پاکیزہ اور برکت والی۔ اے خدا تجھے ترک نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی تجھ سے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔ یہ بہت ہی گہری دعا ہے اور موقع و محل کے لحاظ سے نہایت ہی شان سے پوری اتر رہی ہے۔ کھانا اس وقت اٹھایا جاتا ہے جب طبیعتیں سیر ہو جاتی ہیں کچھ عرصہ کے لئے انسان بے نیاز ہی نہیں ہو جاتا بلکہ دوبارہ کھانا پیش کرنے پہ غصہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ اب دفع بھی ہو اب اس چیز کو اٹھا کر لے جاؤ۔ مجھے اب کوئی حاجت نہیں رہی۔ دنیا کی حاجت روائیاں بعض دفعہ اس طرح انسان کو سیر کر جاتی ہیں کہ اپنی محبوب چیز سے پوری طرح لذت اٹھانے کے بعد وہ کچھ دیر کے بعد اس کی کوئی قدر دل میں نہیں رکھتا۔ ایسے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے ہیں 'حیرت انگیز حکمت کے مالک تھے' ناقابل بیان عرفان آپ ؐ کو عطا فرمایا گیا ہے۔ دعا کرتے ہیں کہ بہت تعریفیں اور برکتیں تیری ذات کے لئے ہوں کہ تجھے ترک نہیں کیا جا سکتا۔ کھانے کو تو ہم نے ترک کر دیا۔ کچھ بھی پرواہ نہیں رہی۔ سامنے سے اٹھا کر لے جایا جا رہا ہے لیکن تجھے کیسے چھوڑیں؟ ایک لمحہ کے لئے بھی تیرے بغیر قرار نہیں آ سکتا اور تجھ سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ عدم ترک صرف عدم ضرورت کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ محبت بھی ہے اور ضرورت بھی ہے۔ دونوں چیزیں اکٹھی ہیں۔ ایک طرف دل ہے کہ ایک پل بھی نہیں ٹھہرے گا' مجبور کر دے گا کہ ہر وقت تیرا ذکر کریں اور دوسری طرف اگر کسی کا دل نہ بھی چاہے تو پھر بھی خدا کے بغیر انسان رہ ہی نہیں سکتا۔ ناممکن ہے۔ خوراک کے بغیر کچھ عرصہ کے لئے رہ سکتا ہے لیکن اللہ کے فضل کے بغیر ایک لمحہ کے لئے بھی اسے کچھ نصیب نہیں ہو سکتا۔ اس کا اپنا وجود قائم نہیں رہ سکتا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ انسان کی زندگی میں خود اس کے اندر جو کارخانہ جاری رہتا ہے اسے باریک نظر سے آپ دیکھیں تو ورطۂ حیرت میں ڈوب جائیں گے کہ ایک ایک لمحہ خدا کی خاص حفاظت کا نظام جاری ہے ورنہ انسان کے کل پرزوں میں سے چھوٹے سے چھوٹے بھی کروڑہا کروڑ ایسے پرزے ہیں جن میں سے ایک بھی اگر وقت پر اپنا کام کرنا بند کر دے تو انسان کا سارا وجود ایک دم مٹ جائے اور ان کی حفاظت کا ایک مستقل انتظام خاموشی کے ساتھ ہمارے اندر جاری ہے تو کھانا اٹھاتے وقت اس سے بہتر دعا اور کوئی نہیں کی جا سکتی تھی کہ اے خدا ہمیں تو ہر وقت تیری ضرورت ہے۔ ایک لمحہ بھی تجھ سے بے نیاز نہیں رہ سکتے۔ محبت کرنے والوں کو بھی تیری ضرورت ہے اور محبت نہ کرنے والے بھی تیرے ہی سہارے جیتے ہیں۔ پس ہم پر ہمیشہ پیار اور محبت کی اور حاجت روائی کی نظر رکھ۔ اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے اس لئے اب اس خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مجالس کو جو ذکر الٰہی کے لئے قائم کی جاری ہیں ان سب کو قبول فرمائے اور اپنے فضل سے برکتیں نازل فرمائے۔ قادیان کے اس اجتماع پر (-----) فرشتے نازل ہوں۔ (------) اور وہ قادیان کے جلسہ کی خبریں اور ایسے دوسرے جلسہ کی خبریں لے کر آسمان کی طرف بلند ہوں اور قضاء و قدر یہ فیصلہ کرے کہ اللہ ان سب سے راضی ہو گیا۔ اللہ نے ان سب کو بخش دیا۔ ان کی ساری خطائیں معاف فرما دیں اور اس جنت کی خبر ان کو دی جس جنت کے یہ طلبگار ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مقبول احمد ذبیح صاحب واقف زندگی نائب ناظر مال آمد ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی ممانی محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب ورک آف پتوکی مقیم امریکہ دل کے شدید عارضہ سے بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔

○ مکرم بلال احمد خاں صاحب کارکن الفضل ابن مکرم خادم حسین صاحب رند کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ ۹۴-۲-۱۶ سے بعارضہ بخار علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم ماجد محمود کاہلوں صاحب دارالعلوم غربی نمبر ا ربوہ کی ممانی محترمہ بشریٰ بشارت صاحبہ اوسلو ناروے تقریباً دو تین ماہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں

○ مکرم ولی الرحمان صاحب دفتر حدیقۃ المبشرین ربوہ کی خوش دامن محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ (چنیوٹ) کے گلے میں غدود ہو جانے کے باعث خوراک کی نالی بند ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے گلے کا اپریشن تجویز کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا عطا فرمائے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے محمود احمد اشفاق کا نام تبدیل کر کے "اسد بلال قمر" رکھ لیا ہے لہٰذا آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

اشفاق احمد ولد محمد اسحاق قوم ارائیں
سکنہ رتیاں چک نمبر ۵ ضلع شیخوپورہ

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۶۴۳ / ۵۵۰

M.T.A کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵ ہزار روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

خبریں

ربوہ : 7- اپریل-1994ء
سردی بڑھ گئی ہے-
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی میں آٹے کی قیمت میں اضافے اور ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی پر بحث کے سلسلے میں شدید ہنگامہ ہوا- جو کافی دیر تک جاری رہا- سپیکر نے شروع میں مہنگائی پر بحث کرنے کی اجازت دینے سے انکار کیا جس کے نتیجہ میں ہنگامہ شروع ہو گیا- بعد میں مہنگائی پر بحث کے لئے اتفاق رائے ہو گیا-

○ قومی اسمبلی میں آٹے کی قیمت میں اضافے اور مہنگائی کی بحث کے دوران اپوزیشن والوں نے کہا کہ حکمرانوں نے قوم کو آئی ایم ایف کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے- آٹا مہنگا اور کاریں سستی ہیں- اپوزیشن بحث کے دوران آٹا مہنگا وسکی سستی اور شیم شیم کے نعرے لگاتی رہی- حزب اقتدار نے بھی بھرپور جواب دیا-

○ بلدیاتی اداروں کی بحالی کے سلسلے میں حکومت نے بلدیاتی اداروں سے متعلق نیا نوٹیفکیشن عدالت میں پیش کر دیا جس پر حکم امتناعی میں ۳ روز کی مزید توسیع کر دی گئی-

○ ایک بھارتی اخبار کے مطابق بھارت نے امریکی ڈپٹی سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر ٹالبوٹ کو خالی ہاتھ لوٹانے کا فیصلہ کیا ہے- مسٹر ٹالبوٹ نیوکلیر پروگرام کا خصوصی پیکیج ساتھ لا رہے ہیں جو ہندوستان اور پاکستان دونوں کو پیش کیا جائے گا-

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کی منفی سیاست کے باعث عوام میں اپوزیشن کے خلاف شدید نفرت پائی جاتی ہے- اپوزیشن میں نہ مانوں کی ڈگر پر چل رہی ہے لیکن ہم مذاکرات کے لئے اپنے دروازے ہمیشہ کھلے رکھیں گے-

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ زراعت کو سیاسی جھگڑوں سے نقصان پہنچ رہا ہے لیکن اب ہم اسے کان سے پکڑ کر اوپر اٹھائیں گے- انہوں نے کہا کہ ان اداروں کے لئے میں خود لڑوں گا اور حقیقت یہ ہے کہ حکومت کی کوتاہی سے زرعی گراف گرا- ہمارے سائنس دانوں کا تین سال تک زرعی وائرس کا پتہ نہ چلا سکنا افسوسناک ہے-

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملکی دفاع کے سلسلے میں مسلح افواج اور مسلم لیگ میں مکمل ہم آہنگی ہے انہوں نے کہا کہ ایٹمی قوت کے بغیر پاکستان کا تصور تباہی کا راستہ ہے اس لئے کوئی بھی محب وطن اور عقلمند شہری اس تصور کی حمایت نہیں کر سکتا- انہوں نے مزید کہا کہ ایف-۱۶ سے بہتر طیارے مارکیٹ میں موجود ہیں لیکن حکومت اس آڑ میں ایٹمی پروگرام رول بیک کرنا چاہتی ہے-

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے سی ڈی اے پلاٹوں میں اپنا صوابدیدی کوٹہ ختم کر دیا ہے- مستحقین کو پلاٹ دینے کے لئے کابینہ ڈویژن کی سربراہی میں الاٹمنٹ کمیٹی قائم کر دی گئی ہے- اس نوٹیفکیشن کے ہائی کورٹ میں پیش کرنے پر ہائی کورٹ نے پلاٹ کیس نمٹا دیا-

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان لیبیا پر پابندیوں کے خاتمے کی بھرپور حمایت کرے گا- سلامتی کونسل میں عرب لیگ کی کسی بھی تجویز کی مکمل حمایت کی جائے گی-

○ کابینہ نے توہین رسالت کا قانون تبدیل کرنے کی منظوری دے دی- نئے مجوزہ بل کے تحت توہین رسالت کا جرم ناقابل ضمانت ہو گا اور مرتکب شخص کو دس سال قید کی سزا دی جائے گی-

○ پاکستان نے بوسنیا میں قیام امن کے لئے ۳ ہزار فوج بھجوانے کا حتمی اعلان کر دیا ہے- یہ فوجی بوسنیا جانے سے قبل جرمنی میں تربیت حاصل کریں گے-

○ شمالی کوریا کے ایٹمی پروگرام کے خلاف کارروائی کی تیاریوں کے سلسلے میں امریکہ نے جنوبی کوریا کے لئے پیٹریاٹ میزائلوں کی پہلی کھیپ روانہ کر دی ہے-

○ کرکٹ کے مشہور و معروف پاکستانی کھلاڑی جاوید میانداد نے اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کرکٹ سے ریٹائر ہونے کا اعلان کر دیا ہے-

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ج) اور پیپلز پارٹی میں فاصلے پیدا کرنے کے خواب ادھورے رہیں گے- اور حکومت کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی-

○ جمعیت علمائے اسلام کے قائم مقام جنرل سیکرٹری حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ اقتدار کی خاطر ملک کی سالمیت کو داؤ پر لگایا جا رہا ہے- انہوں نے کہا کہ نواز شریف کا ولی خان الطاف حسین اور اچکزئی سے اتحاد خطرناک منصوبے کا حصہ ہے-

○ پاکستان بینکنگ کونسل اور سی بی آر نے ۸۰- ارب روپے ہڑپ کرنے والے ٹیکس چوروں اور قرضہ خوروں کی فہرست تیار کر لی ہے- پہلے "بڑی مچھلیوں" کے خلاف کارروائی ہو گی-

○ برطانوی وزیراعظم جان میجر نے کہا ہے کہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کرنے والے بھارتی فوجیوں پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے- انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ بھارتی حکومت ایمنسٹی انٹرنیشنل کو بھی مقبوضہ کشمیر جانے کی اجازت دے-

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۲-۱ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱- مال روڈ - لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲، ۶۲۲۶۵۰۸

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

○ مکرم ناصر احمد صاحب شمس سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کی بچی عزیزہ امتہ النور صاحبہ نے نصرت گرلز ہائی سکول کی چھٹی کلاس میں تمام سیکشنوں میں ۸۲۰/۷۷۱ نمبر حاصل کر کے مجموعی طور پر اول پوزیشن حاصل کی ہے-

عزیزہ امتہ النور ایک ہفتہ سے شدید بخار میں مبتلا ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے- احباب کرام سے عزیزہ کی جلد اور کامل صحت یابی اور مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں کیلئے دعا کی درخواست ہے-

تمام طلباء و طالبات کو نیا تعلیمی سال مبارک ہو- ہمارے ہاں سے نئے سال کی نئی کتابیں، کاپیاں اور سٹیشنری بازار سے بارعایت خرید فرمائیں-
نیز عمدہ قسم کے سکول بیگ بھی دستیاب ہیں-
رؤف بکڈپو اقصیٰ روڈ ربوہ- فون نمبر 212297

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
ڈائی جسٹین DIGESTIN (TABLETS)
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے- مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہو گی
FLATULENCE CURE 2% گیس کیور COLIC CURE 2% پیٹ درد کیور
PILES CURE 2% بواسیر کیور CONSTIPATION CURE 2% قبض کیور
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں- پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ فون: ۷۷۱، ۶۰۶

بفضل خدا تعالیٰ بہترین ڈش انٹینا کیلئے
آپکے جانے پہچانے پرانے آزمودہ
اور تجربہ کار
THE WORLD IN YOUR HOME
فون: 211274
رہائش، 212487
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: بشارت احمد خان